اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ پڑھتا ہے اُسے جنّت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکے رکھتی ہے۔ (صحیح الترغیب والترھیب: 1595)

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ پڑھ لیا کرو، صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لیے ایک محافظ مقرّر رہے گا اور شیطان تمھارے قریب نہیں آسکے گا۔ (صحیح بخاری: 5010)

اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یعنی اس کے یکتا ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور صفات کا بھی بیان ہے۔

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: مضامین اور اہم نِکات

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا مرکزی مضمون "ہدایت" ہے۔

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے بالکل شروع میں اُن لوگوں کی صِفات بیان کی گئی ہیں جو قرآنِ مجید سے ہدایت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اس سورت میں واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح پہلے اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السّلام کے ذریعے سے کتابیں بھیجتا رہا ہے، اِسی طرح اُس نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی قرآنِ مجید کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے بغیر ایمان کا دعویٰ قبول نہیں۔ لہٰذا انسانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ قرآنِ مجید اور صاحبِ قرآن خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لے آؤ اور ان کی کامل اِطاعت کرو۔

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے مضامین کو درج ذیل نِکات کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے:

- ★ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا آغاز اِسلام کے بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت اور آخرت کے بیان سے ہوا ہے۔ اِسی ضمن میں اِنسانوں کی تین قِسمیں یعنی مومن، کافر اور منافق بیان کی گئی ہیں۔
- ★ حضرت آدم علیہ السّلام کی پیدائش کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے، تاکہ انسان کو اپنی پیدائش کا مقصد معلوم ہو۔
- ★ آیات کے ایک طویل سلسلے میں بنیادی طور پر خطاب یہودیوں سے ہے، جو بڑی تعداد میں مدینہ منوّرہ کے آس پاس

Web Version of PCTB Textbook

آباد تھے۔ اس قوم پر اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں نازل فرمائیں اور جس طرح اُنھوں نے ناشُکری اور نافرمانی سے کام لیا، اس کا مفصّل بیان ہے۔

- ★ پہلے پارے کے قریباً آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا تذکرہ ہے، اس لیے کہ اُنھیں نہ صرف یہودی اور مسیحی بلکہ عرب کے بُت پرست بھی اپنا پیشوا مانتے تھے۔ اِن سب کو یاد دلایا گیا ہے کہ وہ خالص توحید کے قائل تھے اور اُنھوں نے کبھی کسی قسم کے شرک کو گوارا نہیں کیا۔ اِسی ضمن میں بیت اللہ کی تعمیر اور اسے قبلہ بنانے کا موضوع زیرِ بحث آیا ہے۔
- ★ مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی سے متعلّق بہت سے اَحکام بیان فرمائے گئے ہیں جن میں عبادات سے لے کر معاشرت، خاندانی اُمور اور حکمرانی سے متعلّق بہت سے مسائل ہیں۔
- ★ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں جن بُرائیوں کی سخت مذمّت بیان کی گئی ہے ان میں سے ایک سُود ہے۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں سُود کو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف جنگ قرار دیا گیا ہے۔ سُود ایک ایسی معاشرتی برائی ہے جس کی وجہ سے معاشرہ غربت، سُستی، فضول خرچی اور تنگ دلی کا شکار ہو جاتا ہے۔ سُود کی وجہ سے امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ سُود ادا کرنے والے مجبور لوگ کئی بار خودکُشی جیسا بڑا گناہ کر بیٹھتے ہیں۔

علمی و عملی نِکات

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے مطالعے سے جو علمی اور عملی نِکات معلوم ہوتے ہیں، اُن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1. اِیمان کا اظہار عمل سے ہوتا ہے، جس میں اوّلین عمل نماز ادا کرنا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 3)
2. اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑتے، قطع رحمی (رشتے داروں سے بُرا سلوک) کرتے اور زمین پر فساد مچاتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 26-27)
3. اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی اور تکبّر کرنا شیطانی طرزِ عمل ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 34)
4. انسان کی عظمت اس بات میں ہے کہ بھول یا خطا ہو جائے تو فوراً توبہ کر لے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 37)
5. مشکلات اور مصائب میں صبر اور نماز کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا ایمان والوں کا شیوہ ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 45)

Web Version of PCTB Textbook

6. موت کی فکر صاحبِ ایمان ہونے کی علامت ہے۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 94)

7. سعادت اور فضیلت کا حُصول محنت اور قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو آزمائشوں اور اِمتحانات سے گزار کر اعلیٰ مقام ومرتبے سے نوازتا ہے۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 124)

8. صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے اِیمان اور عقیدے کو معیار اور مثالی نمونہ قرار دیا گیا ہے۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 137)

9. اہلِ کتاب حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو خوب پہچانتے تھے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رسولِ برحق ہیں لیکن حسد اور عناد کی وجہ سے جانتے بوجھتے ہوئے اُنھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کا انکار کیا۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 146)

10. بندہ اگر دیکھنا چاہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے کتنا یاد رکھتا ہے تو وہ دیکھے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کا کتنا ذکر کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو یاد رکھتا ہے، یہی بندے کی کامیابی ہے۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 152)

11. ایمان کے کمال کی علامت یہ ہے کہ بندہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبّت کرے۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 165)

12. اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والوں کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 186)

13. دُنیا پرست صرف دنیاوی چیزوں کی دعائیں کرتے ہیں۔ وہ آخرت میں نعمتوں سے محروم ہوں گے جب کہ نیک بندے دنیا اور آخرت میں بھلائی کی دعائیں مانگتے ہیں۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 202-200)

14. اللہ تعالیٰ نے مال خرچ کرنے کی یہ ترتیب بتائی ہے کہ پہلے والدین، رشتہ داروں اور پھر دیگر حاجت مندوں پر خرچ کیا جائے۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 215)

15. اِنسان اپنی لاعلمی یا ناقص علم کی وجہ سے فائدہ کو نقصان اور نقصان کو فائدہ سمجھ بیٹھتا ہے۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 216)

16. جس قوم میں اجتماعی بزدلی آجائے وہ زوال اور ہلاکت سے نہیں بچ سکتی۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 234)

17. دِین میں کوئی جبر نہیں یعنی دِین قبول کرانے میں کسی پر جبر اور زبردستی جائز نہیں۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 256)

18. اِحسان جتلانے، دکھاوا کرنے اور تکلیف پہنچانے سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:264)

19. قرض کے معاملات کو تحریر میں لانے اور اُن پر گواہ بنانے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 282)

20. سُود سے حاصل ہونے والے مال میں برَکت نہیں ہوتی۔ اِس کا انجام مفلسی اور تباہی ہے۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 282)

21. اِنسان اپنے اعمال کا خود ذمّہ دار ہے۔ اُسے اچھے اعمال پر ثواب اور بُرے اعمال پر عذاب دیا جائے گا۔(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 286)

Web Version of PCTB Textbook